۲۴ ذُوالقعدۃ الحرام ۱۴۴۰ھ کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 55)

سامنے سے کالی بلّی گزرنا

- کیا خودکشی کر لینے سے جان چھوٹ جاتی ہے؟ 03
- قربانی کے جانور کے گلے میں گھنٹی اور پاؤں میں گھنگرو باندھنے کا حکم 06
- حج میں حُقُوقُ العِباد مُعاف ہونے کا مطلب 10
- دورانِ نماز ٹرین چل پڑے تو کیا کریں؟ 27

ملفوظات:
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سامنے سے کالی بلّی گزرنا[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۸ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں یعنی گھبراہٹوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا وہ شخص ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سامنے سے کالی بلی گزر جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

سُوال: ہمارے مُعاشرے میں طرح طرح کے بُرے شگون لیے جاتے ہیں مثلاً سامنے سے کالی بلّی گزر جائے تو یوں ہو جائے گا، کوّا بولے تو یوں ہو گا اور تیل گر جائے تو یوں ہو گا وغیرہ وغیرہ، یہ اِرشاد فرمایئے کہ اس بارے میں اِسلام ہماری کیا راہ نمائی کرتا ہے؟

جواب: بد شگونی حرام ہے۔[3] دُنیا میں ایک غیر مُسلِم قوم ہے جو کالی بلّی سے بد شگونی لیتی ہے یہاں تک کہ اگر اس قوم کے لوگ کہیں سفر پر جا رہے ہوں اور ان کے آگے سے کالی بلّی گزر جائے تو وہ پلٹ کر آ جائیں گے اور سمجھیں گے کہ اگر اب سفر کیا تو نقصان ہو جائے گا لیکن بَدقسمتی سے اس قوم کے ساتھ رہ رہ کر بعض مسلمانوں نے بھی کالی بلّی سے بد شگونی لینا شروع کر دی ہے۔ اگر کسی نیک کام میں کبھی بد شگونی والا کوئی مُعاملہ ہو جائے تو وہ کام ضَرور کر گزرنا چاہیے

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲۴ ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرام ۱۴۴۰ھ بمطابق 27 جولائی 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... فردوس الاخبار، باب لام الف، ۵/ ۲۷۷، حدیث: ۸۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

3 ...... الطریقۃ المحمدیۃ، الخلق الخامس والعشرون من الاخلاق الستین المذمومۃ: التطیر، ۲/ ۱۷ پشاور۔

www.dawateislami.net

مثلاً آپ قافلے میں سفر کر رہے ہیں اور کالی بلّی قافلے میں سفر کرنے والے ہر فرد کے آگے سے گزر جائے اور ایک بار نہیں بلکہ 100، 100 بار گزر جائے تب بھی آپ اپنا سفر جاری رکھیں اِنْ شَآءَ اللہ زیادہ کامیابی ملے گی تو اس طرح آپ نے بدشگونی کا رَد کرنا ہے۔

میں ایک بار کہیں جا رہا تھا اور میرے آگے سے کالی بلّی گزری مگر میں نے اپنا سفر جاری رکھا اور اللہ پاک کی رَحمت سے آج میں آپ کے ساتھ بیٹھا ہوا ہوں تو کالی بلّی سے بدشگونی لینا ہمارا نہیں غیر مُسلموں کا عقیدہ ہے اور اِسلام میں بدشگونی لینا ناجائز ہے۔ بدشگونی کے عنوان پر مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَه کی 126 صفحات پر مشتمل ایک کتاب بھی ہے جس کا نام ہی "بدشگونی" ہے۔ یہ کتاب ہر ایک کو پڑھنی چاہیے، اگر آپ یہ کتاب پڑھ لیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ آپ کو بدشگونی سے مُتعلِّق حیرت انگیز معلومات حاصل ہوں گی اور بدشگونی سے بچنے اور بچانے کا ذہن بھی بنے گا۔

13 کے عدد کے بارے میں لوگوں کے غَلَط خیالات

بہت سے لوگ "13" نمبر سے بھی بدشگونی لیتے ہیں اور "13" نمبر نہیں لکھتے یہاں تک کہ کمرے اور سیٹ پر بھی "13" نمبر نہیں لکھتے، یہ بھی معلومات کی کمی کی وجہ سے ہے ورنہ "13" نمبر بُرا نہیں بہت اچھا ہے اور اسے کئی نسبتیں حاصل ہیں مَثَلاً پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِعلانِ نَبُوَّت کے بعد 13 سال مَکَّۂ مُکَرَّمَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کو مُشَرَّف کیا۔[1] اِسی طرح مولیٰ مشکل کُشا حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی وِلادت کی تاریخ بھی 13 رَجَبُ الْمُرَجَّب ہے۔[2] یوں ہی جنگِ بدر میں صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کی تعداد 313 تھی[3] اور ایامِ تشریق کا آخری دِن بھی 13 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام ہے کہ 9 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کی فجر سے لے کر 13 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کی عصر تک تکبیرِ تشریق پڑھی جاتی ہے۔[4] 13 تاریخ کو اگر

---

1 ...... بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ھجرۃ النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم واصحابہ الی المدینۃ، ۲/۵۹۰، حدیث: ۳۹۰۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت- مسلم، کتاب الفضائل، باب کم اقام النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بمکۃ والمدینۃ، ص ۹۸۴، حدیث: ۶۰۹۷ دار الکتاب العربی بیروت۔

2 ...... نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار، فصل فی ذکر مناقب سیدنا علی بن ابی طالب، ص ۸۵ مطبعۃ مصطفی البابی مصر۔

3 ...... ترمذی، کتاب السیر، باب ما جاء فی عدۃ اصحاب اھل بدر، ۳/۲۲۰، حدیث: ۱۶۰۴ دار الفکر بیروت۔

4 ...... در مختار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ۳/۷۱، ۷۵ ملتقطا دار المعرفۃ بیروت۔

www.dawateislami.net

کسی کے ہاں بیٹا پیدا ہو تو کیا مَعَاذَ اللہ اُسے پھینک دیں گے کہ منحوس تاریخ میں پیدا ہوا ہے ؟ ہر گز نہیں، بہر حال 13 کا عدد بہت اچھا ہے۔

آج کل عورتوں کے ساتھ جِنَّات کے مُعاملات اتنے زیادہ کیوں؟

سُوال: آج سے چند سال پہلے عورتوں کے ساتھ جِنَّات کے مُعاملات اتنے نظر نہیں آتے تھے جبکہ آج کل یہ مُعاملات زیادہ نظر آتے ہیں، اِس حوالے سے آپ ہماری راہ نمائی فرما دیجیے۔

جواب: عورتوں کے ساتھ جِنَّات کے مُعاملات چند سال سے نہیں بلکہ میں بچپن سے دیکھتا سُنتا آ رہا ہوں البتہ سب کے ساتھ نہیں ہوتے۔ عورتوں کو مَزارات پر جِنَّات کی حاضری آتی ہے جس کی وجہ سے یہ بال کھول کر اُچھل کود کر رہی ہوتی ہیں، ان میں سے بعض کے ساتھ واقعی جِنّ کا اثر ہونا اور اس کی طرف سے ستایا جانا ہو سکتا ہے جبکہ بعض ڈرامے کرتی ہوں گی تو یوں مِکس صورتِ حال ہوتی ہو گی لہٰذا جِنَّات کے اثر کا بالکل ہی اِنکار کر دینے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ بعض لوگ جِنَّات کے اثر کا اِنکار کرتے ہیں مگر جب ان کے اپنے سر پر پڑتی ہو گی تو انہیں سمجھ آ جاتی ہو گی اور اگر اب بھی نہ آئے تو پھر وہ سر پچھاڑ پچھاڑ کر مَر جاتے ہوں گے۔ یاد رَکھیے! ہر عورت پر جِنَّات کے اَثرات ہوں یہ ضَروری نہیں نفسیاتی اَثر بھی ہوتا ہے اور بعض اوقات ایسے اَمراض بھی لاحِق ہو جاتے ہیں جس میں آدمی یہ سمجھتا ہے کہ جِنّ کا اَثر ہو گیا ہے مثلاً کسی کے ہاتھ پاؤں مُڑ جائیں تو لوگ یہی سمجھیں گے کہ جِنّ کا اَثر ہو گیا ہے حالانکہ مَرض کی وجہ سے بھی ایسا ہوتا ہے۔ عام طور پر اس طرح کے مُعاملات بابا جی لوگوں کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں کہ اگر یہ جِنّ کا اَثر کہہ دیں تو لوگ جِنّ کا اَثر سمجھتے ہیں، جِنَّات کے پورے خاندان کا اَثر کہہ دیں تو پورے خاندان کا اَثر سمجھتے ہیں اور جو بھی وجہ یہ بتا دیں تو لوگ وہی وجہ اپنے دِل پر لے لیتے ہیں۔ بابا جی لوگوں کو چاہیے کہ بِلا وجہ لوگوں کو نہ ڈرائیں البتہ ان کے حساب یا اِستخارے وغیرہ میں اگر کوئی ایسی وجہ سامنے آتی ہے تو اُسے بتانے میں حرج نہیں۔

کیا خودکُشی کر لینے سے جان چُھوٹ جاتی ہے؟

سُوال: بعض لوگ مصیبتوں سے دِلبرداشتہ ہو کر اپنی زندگی سے مایوس ہو جاتے ہیں اور پھر خودکُشی کر لیتے ہیں کیا

www.dawateislami.net

خود کُشی کر لینے سے جان چُھوٹ جاتی ہے ؟

جواب: بعض اوقات زندگی سے مایوس ہو جانے پر خود کُشی کی جاتی ہے ، کبھی غُصّہ خود کُشی کا سبب بنتا ہے، اِسی طرح بے روز گاری اور عشقِ مجازی میں ناکامی بھی خود کُشی کا سبب بنتی ہے۔ یوں ہی کسی نے توہین کر دی تو اس پر پریشان ہو کر خود کُشی کر لی جاتی ہے اور بعض اوقات آدمی کا ذہنی توازن خراب ہو جاتا ہے تو وہ خود کُشی کر لیتا ہے جیسا کہ بعض اوقات پاگل بھی خود کُشی کر لیتے ہیں تو یوں خود کُشی کے بہت سارے اَسباب ہیں۔ بہر حال جس نے ہوش و حواس میں جان بوجھ کر اپنے آپ کو ختم کر لیا تو وہ گناہ گار اور عذابِ نار کا حق دار ہے۔[1] جس آلے سے اس نے خود کُشی کی اسی آلے سے وہ عذاب پاتا رہے گا[2] جیسا کہ کسی نے اپنے آپ کو پھندا لگایا اور پنکھے سے لٹکا تو وہ پھندا لگنے اور لٹکنے کا عذاب پاتا رہے گا۔[3] کسی نے زہر پیا تو زہر پینے سے ظاہر ہے اس کی آنتیں کٹ جاتی ہوں گی اور بہت بُرا حال ہوتا ہو گا تو وہ پھر اسی عذاب میں رہے گا۔ اسی طرح اگر کسی نے اپنے آپ کو آگ لگالی تو وہ آگ کا عذاب پاتا رہے گا۔

خود کُشی سے جان چُھوٹ جانے کا تَصَوُّر غَلَط ہے۔ حقیقت میں خود کُشی کرنے سے جان چُھوٹتی نہیں پھنستی ہے۔ دیکھیے! اگر بندہ دُنیا میں تکلیف میں بھی تھا تو کوئی نہ کوئی اسے تسلی دینے والا ہوتا تھا، کچھ وقت کے لیے وہ دُنیا کی رونقوں میں غافل ہو جاتا تھا اور نیند کی گولیاں کھا کر اسے نیند آ جاتی تھی تو یوں دُنیا میں کچھ نہ کچھ سکون کے اَسباب اس کے لیے موجود تھے لیکن جب اس نے خود کُشی کر کے اپنے ربّ کو ناراض کر لیا تو اب اس کے لیے سکون نہیں ہے اور ہر وقت وہ تکلیف میں ہے۔ بہر حال خود کُشی حرام ہے اور اس میں اللہ پاک کی نافرمانی ہے اس لیے ہر گز خود کُشی کا ذہن نہیں بنانا چاہیے بلکہ تَصَوُّر بھی نہیں کرنا چاہیے اور اگر خود کُشی کے خیالات آتے ہوں تو انہیں شیطانی وَسوسہ قرار دے کر دَفع کر دینا چاہیے۔ مَکْتَبَۃُ الْمَدِینہ سے ”خود کُشی اور اس کا علاج“ نامی رِسالہ حاصل کر کے پڑھیے اِنْ شَآءَ اللہ خود کُشی سے بچنے کا ذہن بنے گا۔

---

1. ...... مسلم، کتاب الایمان، باب غلظ تحریم قتل الانسان نفسہ...الخ، ص٦٦، حدیث:٣٠٠ ماخوذاً - کتاب الکبائر، الکبیرۃ الخامسۃ و العشرون، ص٥١ کراچی۔
2. ...... بخاری، کتاب الطب، باب شرب السم و الدواء بہ و بما یخاف منہ، ٤/٤٣، حدیث: ٥٧٧٨۔
3. ...... بخاری، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی قاتل النفس، ١/٤٦٠، حدیث: ١٣٦٥۔

www.dawateislami.net

خود کُشی کرنے والے کے لیے دُعائے مَغْفِرت کرنا کیسا؟

سُوال: جو شخص خود کُشی کر لے کیا اس کے لیے دُعائے مَغْفِرت کر سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! اگر مسلمان ہے تو دُعائے مَغْفِرت بھی کر سکتے ہیں اور اس کے جنازے کی نماز بھی پڑھیں گے[1] بلکہ اس کے لیے تو زیادہ دُعائے مَغْفِرت کرنی چاہیے کہ اس بے چارے نے یہ گناہ کیا ہے "اللہ پاک اسے مُعاف کر دے اور اس کی مَغْفِرت فرمادے۔" خبر دار! خود کشی نہیں کرنی چاہیے کہ یہ گناہ اور حرام ہے۔

نومولود کے کان میں اَذان دینے اور عقیقہ کرنے کا وقت

سُوال: اگر کسی کے گھر بیٹا پیدا ہو تو اس کے کان میں اذان کب دینی چاہیے اور اس کا ختنہ کتنے دِن میں کروانا چاہیے؟ نیز بیٹا اور بیٹی کے عقیقہ کے جانور میں کیا فرق ہے؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: جب بچہ پیدا ہو جائے تو جتنا جلدی اس کے کان میں اذان دی جائے اتنا ہی اچھا ہے تاکہ اس کے کان میں پہلی آواز اللہ پاک کے نام کی پڑے اور وہ سب سے پہلے اللہ پاک کا نام سُنے۔ رہی بات ختنے کی تو آج کل ہسپتال میں بچوں کا ختنہ جلدی جلدی کر دیا جاتا ہے اور اس میں آسانی بھی ہے کہ بچہ چھوٹا ہو گا تو وہ ہاتھ پاؤں نہیں مارے گا لیکن ختنہ کروانے سے پہلے ڈاکٹر سے مشورہ کر لیا جائے کیونکہ جب ختنہ ہو گا تو خون بھی نکلے گا اور بچے کو تکلیف بھی ہو گی لہٰذا پہلے یہ دیکھ لیا جائے کہ بچے کی صحت ختنہ کی تکلیف بَرداشت کرنے کی ہے؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ بچہ ختنہ کی تکلیف اور خون نکلنے کی وجہ سے دَم توڑ دے، اس طرح کے کاموں کو ڈاکٹر کے مشورہ سے کرنا اچھا ہوتا ہے۔

پیدائش کے ساتویں دِن بچوں کا نام بھی رکھیں اور ان کا عقیقہ بھی کریں۔ بچہ ہو تو اس کے عقیقے میں دو بکرے ذَبح کرنا افضل ہے اور اگر ایک بھی کیا تب بھی حرج نہیں اور بچی کے عقیقے میں ایک بکری ذَبح کی جائے لیکن اگر لڑکے کے عقیقے میں بکریاں ذَبح کیں اور لڑکی کے عقیقے میں بکرا تب بھی عقیقہ ہو جائے گا۔[2]

---

1 ...... دُرِّ مختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/۱۲۷۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۳/۳۵۵، حصہ: ۱۵ مکتبۃ المدینہ کراچی۔

www.dawateislami.net

چشمے کی مچھلی کا شرعی حکم

سُوال: بعض علاقوں میں کہا جاتا ہے کہ چشمے کی مچھلی کھانا جائز نہیں تو کیا چشمے کی مچھلی حلال ہے؟

(سوشَل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: جو پانی قدرتی طور پر زمین اور پہاڑوں سے اُبلتا ہے اسے چشمہ یا پانی کا سوتا کہا جاتا ہے اور گجراتی زبان میں اسے ”جھرڑاں“ کہتے ہیں۔ بہرحال چشمے کی مچھلی حلال ہے، اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جو چشمے کی مچھلی کو حرام کہتے ہیں وہ غَلَط فہمی اور معلومات کی کمی کی وجہ سے ایسا کہہ رہے ہوں گے۔

قربانی کے جانور کے گلے میں گھنٹی اور پاؤں میں گھنگرو باندھنے کا حکم

سُوال: قربانی کے جانور کے گلے میں گھنٹی اور پاؤں میں گھنگرو باندھنا کیسا ہے؟

جواب: قربانی کا جانور ہو یا بغیر قربانی کا اس کے گلے میں گھنٹی اور پاؤں میں گنگھرو باندھنا اگر بغیر کسی ضرورت کے ہو تو مکروہِ تنزیہی یعنی ناپسندیدہ ہے۔ کسی نے میرے پاس میرا پرانا وِیڈیو کلپ بھیجا میں نے جس میں یہ کہا تھا کہ ”اگر جانور کے گلے میں گھنٹی اس لیے باندھی کہ اسے چور نہ لے جائے کیونکہ چور پکڑے گا تو جانور اُچھل کود کرے گا اور یوں گھنٹی کی آواز آئے گی جس کے سبب چور ڈر کر بھاگے گا یا مالک جاگ جائے گا اور چور کو پکڑ لے گا وغیرہ تو اس مقصد کے لیے جانور کے گلے میں گھنٹی باندھنا جائز ہے اس کے علاوہ جائز نہیں“ یہ مسئلہ میں نے بہت پہلے اپنی گفتگو کی تفتیش کرنے والے مُصَدِّق کی موجودگی میں بیان کیا تھا تاہم اب اس مسئلے کی مزید تحقیق سامنے آئی ہے لہٰذا جو مسئلہ میں نے پہلے بیان کیا تھا میں اس سے رُجوع کرتا ہوں البتہ میں نے اس مسئلے میں جو چوری والی ایک صورت بتائی تھی وہ دُرُست ہے۔ اب میرے پُرانے وِیڈیو کلپ کو عام نہ کیا جائے بلکہ اگر وہ میرے Facebook پیج یا جہاں بھی ہو مہربانی کرکے اسے وہاں سے ہٹا دیا جائے۔

جانور کے گلے میں گھنٹی یا پاؤں میں گھنگرو باندھنے سے متعلق دارُ الافتا اہلِ سنّت کا بڑا پیارا اور تحقیقی فتویٰ یہ ہے کہ ”جانوروں کی گردن میں گھنٹی یا پاؤں میں گھنگرو باندھنے سے اگر کوئی مَنْفَعت یعنی فائدہ ہے تو دَارُ الْاِسْلَام میں بلا کراہت جائز اور اگر کوئی مَنْفَعت نہیں تو مکروہِ تنزیہی یعنی ناپسندیدہ ہے مگر جائز اب بھی ہے۔“ یاد رہے! قربانیوں کی رونقیں

www.dawateislami.net

دَارُالْاِسْلَام میں ہوتی ہیں تو یہ مسئلہ بھی دَارُالْاِسْلَام کے متعلق ہے جبکہ دَارُالْحَرْب کی الگ صورتیں ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ! پاکستان دَارُالْاِسْلَام ہے اور اس کے علاوہ بھی بے شمار مَمالک دَارُالْاِسْلَام ہیں اگرچہ اُن میں بھاری تعداد کفار کی ہوتی ہے مگر وہ دَارُالْاِسْلَام کی تعریف میں آتے ہیں۔ بہر حال ہمارے یہاں جانوروں کے گلے میں جو گھنٹی باندھی جاتی ہے وہ جائز ہے اور مَنْفَعَت کی نیت نہ ہونے کی صورت میں مکروہِ تنزیہی اور اگر مَنْفَعَت کی نیت ہے تو مکروہِ تنزیہی بھی نہیں ہے مَثَلاً اس نیت سے جانور کے گلے میں گھنٹی باندھی کہ سفر میں گھنٹی کی آواز جانور کی چُستی بڑھائے گی اور وہ جلدی بھاگے گا تو اس فائدے کو حاصل کرنے کے لیے گھنٹی باندھنا مکروہ نہیں ہے۔ اسی طرح اگر اس لیے جانوروں کے گلے میں گھنٹی باندھی کہ بھیڑیا وغیرہ جو جانور حملہ کرنے آئے گا وہ گھنٹی کی آواز سے بھاگے گا اور یوں جانوروں کی حفاظت ہو گی تو یہ بھی ایک دُرُست نیت ہے۔ یوں ہی اگر اس لیے گھنٹی باندھی کہ یہ نیند دُور کرتی ہے اور اس سے سفر میں جانور کی نیند بھی دُور ہو گی اور جو اس پر سُوار ہے اس کی بھی نیند دُور ہو گی تو اس نیت سے بھی گھنٹی باندھی جا سکتی ہے۔

جانوروں کے گلے میں گھنٹی اور پاؤں میں گھنگرو باندھنے کے فَوائد

جانوروں کے گلے میں گھنٹی یا پاؤں میں گھنگرو باندھ کر دِیگر فوائد بھی حاصِل کیے جا سکتے ہیں مَثَلاً جانور گُم ہو گیا یا رَسّی توڑ کر بھاگا تو پتا چل جائے گا کہ جانور بھاگا ہے اور کہاں پہنچا ہے؟ یا پھر چوروں کا خوف ہے کہ جانور کو چور لے جائے گا تو جانور کے چلنے سے گھنٹی کی آواز آئے گی جس کے باعِث سوئے ہوئے اَفراد جاگ کر چور کو پکڑ لیں گے اور اپنے جانور کو بچا سکیں گے تو ان سب فوائد کو پانے کے لیے جانور کے گلے میں گھنٹی اور پاؤں میں گھنگرو باندھنا جائز ہے۔

کم عمر فربہ جانور کی قربانی کا حکم

سُوال: اگر بڑا جانور ڈیڑھ سال کا ہو مگر دور سے دیکھنے میں دو سال کا لگے تو کیا اس کی قربانی ہو جائے گی؟

جواب: بڑے جانور (گائے، بھینس) کی عمر دو سال ہونا ضروری ہے اگر دو سال میں ایک دِن بھی کم ہو گا تو قربانی نہیں ہو گی۔ البتہ دُنبہ دُنبی یا بھیڑ جس کو انگریزی میں Sheep بولتے ہیں یہ اگرچہ چھ مہینے کا بچہ ہے اور دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہے تو اس کی قربانی جائز ہے، مگر بکرے اور بکری میں ایسا نہیں ہو گا یہ رِعایت صرف Sheep میں ہے اور یہ

www.dawateislami.net

بھی صرف اس وقت ہے جب چھ، سات یا آٹھ ماہ کا بچہ اتنا فربہ اور جاندار ہو کہ سال بھر کا لگے ورنہ اس کی بھی قربانی نہیں ہوگی یعنی اب چاہے چھ، سات یا آٹھ ماہ کا ہو مگر کمزور ہو اور بچہ ہی لگتا ہو اس کی قربانی نہیں ہوگی البتہ پورے سال بھر کا ہونے کے بعد بھی بچہ لگتا ہو تو کوئی حرج نہیں قربانی ہو جائے گی بشرطیکہ اس میں کوئی اور نقص نہ ہو۔[1]

دوسرے کی طرف سے قربانی کا حکم

سُوال: اگر میں اپنے والدین یا بھائیوں کے کہنے پر ان کی طرف سے بھی قربانی کروں تو کیا اس طرح قربانی ہو جائے گی؟

جواب: اگر والدین یا بھائیوں کی اِجازت سے ان کی طرف سے قربانی کریں گے تو ان کا واجب ادا ہو جائے گا۔ ماں باپ یا کسی بھائی کی طرف سے بلکہ بیوی بچوں کی طرف سے بھی آپ پر قربانی کرنا واجب نہیں ہے۔ ہاں! اگر آپ خود غنی ہیں اور قربانی کی شرائط پائی گئیں تو آپ پر اپنی طرف سے قربانی کرنا واجب ہے۔ اگر ماں باپ پر قربانی واجب ہے تو وہ اپنی طرف سے خود قربانیاں کریں، اگر ان کی طرف سے اَولاد کر دیتی ہے تو یہ تَبَرُّع اور اِحسان ہے جس کا اَجر قربانی کرنے والے کو بھی ملے گا۔ یہی مُعاملہ بھائی بہنوں کی طرف سے قربانی کرنے کا ہے۔

جتنے اَفراد پر قربانی واجِب ہو ان سب کو قربانی کرنا ہوگی

سُوال: گھر میں چھ اَفراد ہیں جن پر قربانی واجِب ہے اگر ان سب کی طرف سے دو یا تین قربانیاں کر دی جائیں تو کیا کافی ہوں گی یا چھ قربانیاں ہی کرنا ہوں گی؟

جواب: چھ قربانیاں کرنا ہوں گی۔ بعض لوگ پورے گھر کی طرف سے صرف ایک بکرا قربان کر دیتے ہیں اس طرح کسی کی بھی قربانی نہیں ہوتی۔ ایک بکرے میں ایک سے زیادہ حصے نہیں ہو سکتے۔ ایسے موقع پر بڑا جانور لے لیا جائے تو وہ سات اَفراد کی طرف سے قربان کیا جا سکتا ہے۔

بنو ہاشم سے مُراد کون لوگ ہیں؟

سُوال: بنو ہاشم سے مُراد کون لوگ ہیں؟

1 ..... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الاضحیۃ، ۹/ ۵۳۳ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

جواب: قریش دُنیا کا افضل قبیلہ ہے[1] اور اس میں بنو ہاشم افضل ہیں۔[2] پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی بنو ہاشم میں تشریف لائے اور انہیں فضیلت بخشی۔ اگرچہ ابو لہب بھی ہاشمی تھا مگر ہاشمی ہونا اس کی اَولاد کو فائدہ نہیں دے گا وہ جو اہلِ اِیمان تھے ان کی اولادوں کو ہاشمی ہونا فائدہ دے گا۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاندان میں سے بھی جو اَفراد اِیمان لے آئے تھے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تو ان کی اولاد بھی ہاشمی ہے اور حضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی وہ اولاد جو حضرتِ سَیِّدَتُنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے بعد ہوئی اگرچہ وہ سَیِّد نہیں مگر ہاشمی ہے۔ اس حوالے سے بہارِ شریعت جلد 1، صفحہ 931 پر ہے: بنی ہاشم کو زکاۃ نہیں دے سکتے۔ نہ غیر انھیں دے سکے، نہ ایک ہاشمی دوسرے ہاشمی کو یعنی ہاشمی ہاشمی کو بھی زکاۃ نہیں دے سکتا، بنی ہاشم سے مُراد حضرتِ علی و جعفر و عقیل اور حضرتِ عباس و حارِث بن عَبْدُ الْمُطَّلِب کی اَولادیں ہیں۔ ان کے علاوہ جنہوں نے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِعانت نہ کی یعنی مدد اور تعاون نہ کیا مَثَلاً ابولہب کہ اگرچہ یہ کافر بھی حضرتِ عَبْدُ الْمُطَّلِب کا بیٹا تھا مگر اس کی اولادیں بنی ہاشم میں شمار نہ ہوں گی۔[3]

”آبِ زَم زَم“ کہنے کی وجہ

سُوال: جو پانی مدینے سے آتا ہے اسے آبِ زَم زَم کیوں کہتے ہیں؟

جواب: آبِ زَم زَم کا کنواں مدینے شریف میں نہیں مَکَّۂ مُکَرَّمَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں ہے لہٰذا جو پانی مکہ شریف سے آتا ہے اسے آبِ زَم زَم کہتے ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا اِسماعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب دودھ پیتے یعنی بہت چھوٹے سے تھے اور حضرتِ سَیِّدَتُنا بی بی ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو کہیں پانی نہیں مل رہا تھا تو آپ انہیں چھوڑ کر پانی کی تلاش میں صفا اور مَروہ دو پہاڑیوں کے دَرمیان چلی اور دوڑی تھیں۔ اِتفاق سے پانی کی تلاش میں ان کا صفا اور مَروہ کے دَرمیان سات بار آنا جانا ہو گیا اور پانی تلاش کرتے ہوئے حضرتِ سَیِّدَتُنا بی بی ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بار بار حضرتِ سَیِّدُنا

---

1 ...... ابن عساکر، حسین بن علی بن ابی طالب، ۱۴/ ۱۷۲، حدیث: ۳۵۱۳ دار الفکر بیروت۔

2 ...... مسلم، کتاب الفضائل، باب فضل نسب النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم... الخ، ص ۹۶۲، حدیث: ۵۹۳۸۔

3 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، ۱/ ۱۸۹ دار الفکر بیروت – بہارِ شریعت، ۱/ ۹۳۵، حصہ ۵۔

www.dawateislami.net

اِسماعِیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھی دیکھتی اور کعبہ شریف کی طرف بھی نظر فرماتی تھیں تو یوں جب سات پھیرے ہوگئے تو حضرتِ سَیِّدُنا اِسماعِیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنا مُبارَک پاؤں ایک جگہ رگڑا اور پھر اسی جگہ حضرتِ سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی آکر اپنا پَر مُبارَک مارا تو اس جگہ سے پانی نکل پڑا، یہ پانی آگے بڑھتا جا رہا تھا جس کے باعث حضرتِ سَیِّدَتُنا بی بی ہاجرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا آگے بڑھیں اور جو پانی بڑھ رہا تھا اسے اللہ پاک کی عطا سے رُکنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: زَم زَم یعنی ٹھہر جا! تو وہ پانی رُک گیا۔[1] یوں جو پانی حضرتِ سَیِّدُنا اِسماعِیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے قدموں کو چُوم چُوم کر آرہا تھا اللہ پاک نے اس میں ایسی بَرَکت ڈالی کہ ختم نہیں ہوا اور آج بھی موجود ہے اور دُنیا بھر میں تقسیم ہو رہا ہے جبکہ وہاں بھی لوگ پی رہے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدَتُنا بی بی ہاجرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اللہ پاک کی مقبول بندی، ولیہ، نبی کی امی اور نبی کی بیوی تھیں تو جب ان کی زبان سے زَم زَم کے الفاظ نکلے تو پانی بھی رُک گیا اور اللہ پاک نے اپنی ولیہ کے مُنہ سے نکلے ہوئے الفاظ کو اتنی مقبولیت دی کہ آج بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دُنیا کی ہر زبان والے اسے ”زَم زَم“ کہتے ہیں۔ حتّٰی کہ اگر ”زَم زَم“ کا نام انگلش یا کسی دوسری زبان میں کوئی اور رکھ لیا گیا ہو تو کوئی نہیں سمجھے گا۔

پھروں گردِ کعبہ پیوں آبِ زَم زَم
میں پھر آ کے دیکھوں تمہارا مدینہ (وسائلِ بخشش)

حج میں حُقُوقُ الْعِبَاد مُعاف ہونے کا مطلب

سُوال: اگر کسی شخص نے ہزاروں لوگوں کا دِل دُکھایا ہو تو کیا اسے حج کرنا چاہیے؟ نیز حج کے ذَریعے حُقُوقُ الْعِبَاد مُعاف ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: جن پر حُقُوقُ الْعِبَاد کا بوجھ زیادہ ہوا نہیں تو ضَرور حج کرنا چاہیے، البتہ حج پر روانگی سے پہلے پہلے جن کے حُقُوق

---

1 ...... تفسیر خازن، ابراھیم، تحت الآیۃ: ۳۷، ۳/۸۷ ملخصاً دار الکتب العربیۃ الکبری مصر- تفسیر نعیمی، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۲۷، ۱/۶۴۳ مکتبہ اسلامیہ لاہور۔

www.dawateislami.net

آتے ہوں وہ ادا کر دیں اور اگر کسی کا دِل دُکھایا ہے تو اسے ڈھونڈ کر اس سے مُعافی مانگ لیں۔ اب اگر جن کا دل دُکھایا ہے وہ نہیں ملے یا آپ مُعافی نہ مانگ پائے اور حج پر چلے گئے تو مُزدَلفہ میں حُقُوقُ الْعِبَاد مُعاف فرمانے کا وعدہ ہے[1] لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ جن کے پیسے کھائے تھے یا قرضے دَبائے تھے وہ سب مُعاف ہو گئے کہ واپسی پر ان سے کہیں کہ ”میں حج کر کے آیا ہوں، میں نے سب حُقُوق مُعاف کروا لیے ہیں۔“ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو حُقُوقُ الْعِبَاد تلف ہوئے تھے اور اب تک اُن کا جو گناہ تھا وہ مُعاف ہو گیا[2] مگر حج کے فوراً بعد ان حُقُوق کی اَدائیگی کرنی ہے، اگر بِلا وجہ تاخیر کی تو پھر اَز سرے نو گناہ تازہ ہو جائیں گے۔[3]

حجاجِ کرام دوسروں کے حُقُوق کا خیال رکھیں

سُوال: جو شخص حج کرنے جا رہا ہے اگر وہ وہاں جا کر اِحتیاط نہ کرے تو شاید ہزاروں لوگوں کی حق تلفیاں اور دِل آزاریاں کر بیٹھے بلکہ بعض لوگوں کا تو حق تلفی سے بچنے کا ذہن ہی نہیں ہوتا یا ان کی اس طرف توجہ نہیں ہوتی کہ مسلمانوں کو کہنیاں مارنا اور دھکے دینا انہیں اِیذا پہنچانا ہے تو ایسے لوگ وہاں حق تلفیوں سے کس طرح بچ پائیں گے؟

(نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: یہ حقیقت ہے کہ بعض اوقات گھر سے چلتے ہی دِل آزاریاں شروع ہو جاتی ہیں مثلاً حاجی صاحب کو کوئی گلاب کے پھولوں کا گجرا ڈالنے آیا تو حاجی صاحب نے اسے جھاڑتے ہوئے فرمایا: ”کتنی بار سمجھایا ہے کہ مجھے اس سے نزلہ ہو جاتا ہے مگر تم بھول گئے“ تو یوں حاجی صاحب نے اس کا دِل دُکھا دیا۔ اگر گجرا نہ پہننا ہو تو نرمی سے سمجھا دیا جائے کہ مَاشَآءَ اللہ آپ گجرا لائے اللہ پاک آپ کو جزائے خیر دے مگر مجھے گلاب کے پھولوں سے الرجی ہوتی ہے اور نزلہ ہو جاتا ہے لہٰذا میں نہیں پہن سکوں گا۔ اس طرح سمجھانے سے سامنے والے کو بُرا بھی نہیں لگے گا اور اس کا دِل بھی نہیں دُکھے

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/۱۱۳۳، حصہ:۶۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۴۶۶ ماخوذاً رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۴۶۶۔

www.dawateislami.net

گا لیکن لوگوں کو پتا بھی نہیں چلتا اور سامنے والے کی دِل آزاری کر بیٹھتے ہیں۔

اپنی اَشیاء کی حفاظت کے لیے ان پر نشانی لگا لیجیے

اسی طرح دوسروں کی چیزیں اِستعمال کرتے ہوئے بھی بالکل کوئی اِحساس نہیں ہوتا اور خوب اِستعمال کر رہے ہوتے ہیں اس لیے ہم نے اپنے چل مدینہ کے قافلے والوں کو سمجھایا ہوا ہے کہ اپنی چیزوں پر علامتی نشان بنا لیں اور مختلف نشانات بھی پیش کر دیئے ہیں تاکہ ایک ہی طرح کے دو نشان نہ ہو جائیں۔ حاجیوں کو چاہیے اپنے اِحرام، لباس، بنیان، پاجامے اور ہر چیز پر نشان لگا لیں۔ ایسے قلم سے نشان لگائیں جو پانی سے مِٹ نہ سکے جیسے بال پوائنٹ ہے کہ اس کا نشان پانی سے نہیں مٹتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں نے اپنی چادر کے چاروں کونوں پر پہلے سے ہی نشان بنایا ہوا ہے۔ اِجتماع میں بعض اوقات چادریں بھی مکس ہو جاتی ہوں گی لہٰذا اپنی چادر بلکہ چپل پر بھی کوئی نہ کوئی نشان ضرور بنا لیں مَثَلاً اسٹک یا چاند تارا بنا لیں یا ان جیسی کوئی اور چیز بنا لیں لیکن یہ خیال رکھنا ہے کہ چاند تارا چپل پر نہ بنایا جائے کہ میرے وطنِ عزیز کے سبز پرچم پر چاند تارا بنا ہوا ہے، ظاہر ہے اپنے وطن سے محبت ہوتی ہے تو اس کے پرچم پر بنی ہوئی نشانی کو چپل پر بنانا اس کی بے اَدبی ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور چیز پر بنانے میں حرج نہیں جیسے چادر وغیرہ پر بنا لیا جائے۔ میں چپل پر چاند تارا نہ بنانے کی ہدایت اس وجہ سے نہیں کر رہا کہ یہ کوئی مُقَدَّس چیز ہے نہ میں کوئی شرعی مسئلہ بیان کر رہا ہوں یہ تو صرف اپنے وطن سے محبت اور اس کی نسبت کی وجہ سے کہہ رہا ہوں۔

مُقَدَّس چیزوں کے نشان مَت بنائیے

سبز گنبد کو کسی چیز پر بطورِ نشانی بنانے کی ہرگز غَلَطی نہ کیجئے کیونکہ اگر چادر پر بھی یہ نشانی بنائیں گے تو بعض اوقات چادر پاؤں پر بھی ڈالی جاتی ہے اس کے بجائے صرف چاند بنا لیں، سورج بنا لیں، پھول بنا لیں، ہوائی جہاز بنا لیں، کڑھائی کر لیں یا اور کوئی علامت کسی پکے قَلَم سے بنالی جائے جیسے مارکر یا دھوبیوں کی ایک اَن مِٹ واٹر پروف سیاہی ہوتی ہے جو کئی بار دُھلنے کے بعد بھی نہیں جاتی، اس کو لانڈری پین بھی کہتے ہیں جو بازار میں بآسانی مل جاتی ہے اس سے کوئی نشانی لگا لیجئے۔ یہ نشانیاں اپنے دِیگر بیگ وغیرہ پر بھی لگائیں یا کپڑا باندھ لیں جو دور ہی سے پہچانا جا سکے۔

www.dawateislami.net

اَدب کی اہمیت

سُوال: اَدب کی اَہمیت کے مُتعلق کچھ اِرشاد فرمادیجئے۔[1]

جواب: جتنا ہوسکے اَدب کیجیے کہ بااَدب بانصیب ہوتا ہے اور پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم لوگ تو ہیں ہی اہلِ سُنَّت جو ایک مذہبِ مُہذَّب ہے۔ مُہذَّب یہ تہذیب سے بنا ہے اور تہذیب اَدب ہی ہے تو ہمارا مذہب اَدب والا مذہب ہے۔ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اَدب کی اَہمیت کے مُتَعَلِّق فرماتے ہیں: لَا دِیْنَ مَنْ لَّا اَدَبَ لَہ یعنی جس میں اَدب نہیں اس کا کوئی دِین نہیں۔[2] اَدب بہت بڑی چیز ہے اور یہ سُنیوں میں ہی ملے گا مثلاً یہ لوگ اللہ پاک کے نیک بندوں کے مَزارات پر حاضِری دیں گے تو صاحبِ مَزار کی طرف پیٹھ نہیں کریں گے بلکہ اُلٹے پاؤں پلٹیں گے۔

سنہری جالیوں کی طرف پیٹھ نہ کیجیے

جب حاجی صاحبان سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی سنہری جالیوں کے سامنے حاضر ہوں تو ان کی طرف پیٹھ نہ کریں اگرچہ وہاں کعبے کی طرف پیٹھ ہو جائے۔ قبرستان کے آداب میں سے بھی ہے کہ جب کسی مسلمان کی قبر پر جائیں تو اس کے چہرے کی طرف رُخ کر کے سَلام عرض کریں۔[3] کیونکہ مسلمان کا چہرہ کعبے کی طرف ہوتا ہے اب اگر اپنا رُخ کعبے کی طرف کریں گے تو مسلمان کے چہرے کی طرف پیٹھ ہو جائے گی جو مناسب نہیں۔ یہ تو وہ صورت ہے جب مسلمان قبر میں چلا گیا۔ جب کسی زندہ مسلمان سے کوئی ملنے آجائے اور وہ قبلہ رُو ہو کر بیٹھا ہو تو وہ اس کو سلام کیسے کرے گا؟ اگر کہے کہ میں کعبے کی طرف پیٹھ نہیں کر سکتا میرا رُخ کعبے کی طرف ہی رہے گا اور وہ اس کی طرف پیٹھ کر کے کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم! جب لوگ اس کو ایسا کرتا دیکھیں گے تو پاگل خانے سے رابطہ کریں گے کہ شاید اس کو کچھ ہو گیا ہے یا اسے کسی سائیکلوجسٹ یعنی نفسیاتی ڈاکٹر کا بتائیں گے۔ بہر حال میرے آقا صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم زندہ ہیں بلکہ ساری کائنات کو جو زندگی ملی ہے وہ انہیں کے صَدقے ملی ہے۔

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۸/ ۱۵۸۔

3 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۸۴۹، حصہ: ۴ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

تو زندہ ہے وَاللہ! تو زندہ ہے وَاللہ!

مِرے چشمِ عالَم سے چُھپ جانے والے (حدائقِ بخشش)

وَاللہ کا مطلب ہے خُدا کی قسم! یعنی اے میرے آقا! اگرچہ آپ میری آنکھ سے چُھپے ہوئے ہیں لیکن خُدا کی قسم میرا یہ عقیدہ ہے کہ آپ زندہ ہیں۔ جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زندہ ہیں اور جالی مُبارک کی اس طرف قبرِ انور میں تشریف فرما ہیں تو کس کی مجال کہ وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو، یہی تو موقع ہے عرض و مَعروض کا اور اپنے اوپر نظر ڈلوانے کا۔ سعادت مند لوگ تو اپنے ماں باپ کی طرف بھی پیٹھ نہیں کرتے پھر سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف پیٹھ کیسے کرلیں؟

دِیدار کے قابل تو کہاں میری نظر ہے

یہ تیری عنایت ہے جو رُخ تیرا اِدھر ہے

رُخ کا معنیٰ ہے چہرہ تو ہم نے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف کیا چہرہ کرنا تھا سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رُخِ روشن اور منور چہرہ پہلے ہی ہماری طرف ہے، اگرچہ ہم نہیں دیکھ رہے مگر میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیدھی نظر زائر یعنی زیارت کرنے والے کو حاصل ہو رہی ہے۔

ظاہری زندگی میں سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ مُبارکہ تھی کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سلام میں پہل فرماتے تھے۔ شیخ عَبْدُ الْحق مُحَدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جو کہ بہت بڑے مُحَدِّث، علامہ، مفتی اور عاشقِ رسول تھے آپ اپنی کتاب "جَذْبُ الْقُلُوب" میں بڑی ایمان افروز بات تحریر فرماتے ہیں: جب زائر روضۂ رسول کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے قبل اس کے کہ یہ سلام عرض کرے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سلام سے مشرف ہو چکا ہوتا ہے۔[1] یعنی سرکار

---

[1] ...... آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ سے مُتعلّق منقول ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سلام کرنے میں سبقت فرمایا کرتے تھے تو سلام کے جواب میں آپ سابق تر ہوں گے۔ اس بات سے ایک دوسرا باریک تر نکتہ معلوم ہوا کہ زیارت کرنے والا حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مشرف ہو چکا ہے تو سلام کرنے کے بعد سلام کے جواب سے بھی مشرف ہوتا ہے۔

(جذب القلوب، ص ۲۳۰ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور- تاریخ مدینہ (مترجم)، ص ۳۲۷ شبیر برادرز لاہور)

www.dawateislami.net

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پہلے ہی سلام فرما چکے ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے آقا ایسے کریم آقا ہیں تو جب ہم ان کی بارگاہ میں جائیں تو پیٹھ کر کے کیسے کھڑے ہو سکتے ہیں؟ اس سے پہلے پیٹھ نہ ٹوٹ جائے، نصیب پھوٹے پیٹھ ٹوٹے کہ آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف پیٹھ کر کے کھڑے ہوں۔ ظاہر ہے کوئی بھی عاشقِ رَسول ایسا کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ کوئی لاکھ آپ کو سمجھائے ہرگز پیٹھ کر کے کھڑے مَت ہونا۔

میرے ساتھ بہت پہلے ایک واقعہ ہوا تھا، مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا کے اس سفر کی پہلی حاضِری تھی مجھ پر ایک کیفیت طاری تھی اور میں سنہری جالیوں کے سامنے چہرۂ مُبارک کی طرف رُخ کر کے سلام عرض کر رہا تھا اور خوب فیض لے رہا تھا اتنے میں کسی نے مجھے پکڑا اور زور لگایا تاکہ وہ مجھے گھما دے۔ میں اگرچہ پہلے ہی بہت کمزور ہوں میں نے مارشل آرٹ وغیرہ تو سیکھا نہیں ہے اس کے باوجود وہ مجھے گھما نہیں سکا، گویا میرے پاؤں زمین میں گڑ گئے ہوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں جُوں کا توں کھڑا رہا اور اپنی کیفیت میں رہا۔

عطار کرم ہی سے ترے جم کے کھڑا ہے
دُشمن نے گِرانے کو بڑا زور لگایا (وسائلِ بخشش)

کیا حاجی کو عشق و محبت والی کیفیات بنانی چاہئیں؟

سُوال: جب حج کے لیے گھر سے نکلتے ہیں تو سامان اُٹھا کر ایئر پورٹ پہنچنا ہوتا ہے تو یوں افراتفری والا ماحول ہوتا ہے جبکہ ایک عاشقِ رَسول جب وہ حج کے لیے گھر سے نکلے تو اس کا عشق و محبت بھرا انداز ہونا چاہیے، یہ اِرشاد فرمائیے کہ جو حج کے لیے جا رہے ہوں کیا انہیں عشق و محبت والی کیفیات بنانی چاہئیں؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: جو حج کے لیے جا رہے ہوں انہیں عشق و محبت والی کیفیات بنانی چاہئیں اور اس کے لیے رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن میں بیان کی گئیں حج کی 56 نیتوں کا مُطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ جو حکایات اور رِوایات ذِکر کی گئی ہیں ان کا بھی مُطالعہ کر کے جب حج کے لیے نکلیں گے تو ایک الگ ہی لطف آئے گا۔ جب کوئی حج یا عمرے پر جاتا ہے تو ظاہر ہے لوگ اسے ملنے آتے، ہار پہناتے اور دُعا کے لیے کہتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ دُعا کے ساتھ ساتھ بارگاہِ رسالت میں سلام بھی کہلوائیں مگر

www.dawateislami.net

اکثریت سلام نہیں کہلواتی صِرف دُعا کے لیے کہتی ہے، اگرچہ یہ بھی صحیح ہے مگر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، شَیْخَیْنِ کَرِیْمَیْن یعنی حضرتِ سَیِّدُنا ابوبکر صدیق اور حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا، حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، شُہدائے اُحد، دِیگر صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم، اہلِ بقیع اور اہلِ معلیٰ کو سَلام بھجوائیں کہ اس طرح سلام بھجواتے بھجواتے اِنْ شَآءَ اللّٰہ کبھی خود بھی سلام لے کر پہنچ جائیں گے۔

بزبانِ زائرین تو میں سلام بھیجتا ہوں
کبھی خود سلام لاتا تو کچھ اور بات ہوتی (وسائلِ بخشش)

حاجی کو چاہیے کہ اپنا ذہن پُرسکون رکھے اور ہڑ اُبڑی سے بچے کہ بیگ کدھر ہے؟ پانی کی بوتل کہاں گئی؟ ارے میرے چپل ابھی تو یہاں تھے اب کہاں گئے؟ اگر اس طرح کی باتیں کرتے رہیں گے تو ظاہر ہے ٹینشن سے ذوق وشوق پیدا نہیں ہو گا لہٰذا یہ چیز کہاں گئی اور وہ کہاں رکھا ہے؟ والی نوبت ہی نہیں آنی چاہیے بلکہ پہلے سے ہی سامان وغیرہ تیار ہو اور بندہ اُٹھا کر چلتا بنے۔

سامان جتنا کم ہوتا ہے اتنا ہی بندہ آسان رہتا ہے

یاد رہے! سامان جتنا کم ہوتا ہے اتنا ہی بندہ آسان رہتا ہے اور اس میں آخرت کا تصوُّر بھی بنتا ہے، بوجھ جتنا زیادہ ہو گا اتنی ہی زیادہ تکلیف ہو گی۔ میں نے یہ دیکھا ہے کہ لوگ شاپنگ کر کے بہت مال اُٹھا لاتے ہیں اور پھر کسٹم والے جب وزن کرتے ہیں اور مزید ریال مانگتے ہیں تو یہ اُن سے لڑتے، دَلیلیں دیتے اور بحث کر رہے ہوتے ہیں تو یوں بے چاروں کا ذوق وشوق باقی رکھنے کا ذہن ہی نہیں ہوتا۔ جن کا ذوق وشوق باقی رکھنے کا ذہن ہوتا ہے انہیں سامان کی پروا نہیں ہوتی وہ سنجیدہ، غم زدہ اور اشک بار کہیں آگے پیچھے ہوتے ہیں اور ان کے سامان کے مُعاملات گھر کا کوئی بڑا فرد یا دوست دیکھ رہا ہوتا ہے۔ بہر حال سامان اور پیکٹ آپ کے کم ہوں اور وہ سب ایک ہی بڑے مضبوط بیگ میں ہوں اور اس کے علاوہ ایک ہینڈ کیری ہو اور یہ سب پہلے سے تیار ہوں اور پھر جب آپ کے چلنے کی باری آئے تو آپ بڑے بیگ کو کندھے پر رکھیں اور چھوٹا بیگ ہاتھ میں پکڑیں اور چل پڑیں۔ اگر آپ عین ٹائم پر سامان ڈھونڈیں گے تو ذوق نہیں رہے گا۔ روانگی

www.dawateislami.net

کے وقت کسی کی طرف سے کوئی ناخوشگوار بات محسوس کریں تب بھی آپ پُرسکون ہی رہیں ورنہ جہاں آپ کو غصہ آیا آپ کا ذوق وشوق سارا رُخصت ہو جائے گا اور مزہ کِرکِرا ہو جائے گا۔ جب حج کے لیے گھر سے روانہ ہوں اور مکروہ وقت نہ ہو تو دو یا چار رَکعت نفل پڑھ لیجیے اور پھر دُعائیں پڑھیے اور اگر دُعائیں زبانی یاد نہ ہوں تو کتاب سے دیکھ کر پڑھ لیجیے اور سر جھکائے چلیے، اس دَوران ساتھ میں نعت شریف پڑھنے والے بھی ہوں جیسا کہ میں نے بعض دیہاتوں میں دیکھا ہے کہ جب وہاں کے لوگ حج پر جاتے ہیں تو ان کے آنے جانے میں ان کے ساتھ نعت خواں اور کچھ رِشتہ دار ہوتے ہیں جو باقاعدہ نعتیں پڑھ رہے ہوتے ہیں تو اس طرح ان کا آنا جانا ہوتا ہے جو دیکھنے والوں کو بھی بڑا اچھا لگتا ہے۔ یاد رَکھیے! جب نعتیں پڑھی جا رہی ہوں گی تو لڑائی جھگڑے کے اِمکانات بھی کم ہو جائیں گے البتہ نعتیں پڑھے جانے کے دَوران اگر حاجی اِدھر اُدھر دیکھے گا تو اس کا مزہ ٹوٹے گا لہٰذا وہ نیچے دیکھے اور نعت شریف کی طرف توجہ رکھے تو اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ بہت زیادہ لطف آئے گا۔

خوش الحان نعت خواں کی آواز دِل پر زیادہ چوٹ کرتی ہے

خوش اِلحان نعت خواں کی آواز دِل پر زیادہ چوٹ کرتی ہے لہٰذا نعت خواں خوش الحان ہو اور وہ موقع کی مُناسبت سے کلام پڑھے۔ اب اگر مدینے شریف قافلہ جا رہا ہے اور نعت خواں یہ کلام پڑھے کہ ”آقا مدینے بُلالو“ تو اس سے دِل پر چوٹ کم پڑے گی اور اگر ایسا کوئی کلام پڑھے مثلاً ”آقا آپ کا شکریہ کہ مدینے بُلایا ہے“ تو سُرور زیادہ آئے گا اور ذوق کی کیفیت بڑھے گی۔ ایسے موقع پر لوگ بولتے ہیں ”ذوق آتا ہے“ حالانکہ لُغوی اِعتبار سے یہ جملہ غَلَط ہے اور اس حوالے سے بہت پہلے میری کسی نے راہ نمائی کی تھی کہ ذوق آتا نہیں بلکہ بڑھتا ہے۔ بہر حال بعض نعت خوانوں کو یہ سمجھ نہیں ہوتی کہ کس وقت کون سا کلام پڑھنا ہے؟ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں نعت خواں تو بہت ہیں مگر میرا تجربہ یہ ہے کہ ان میں سے کوئی کوئی نعت خواں موقع شناس ہوتا ہے۔ اسی طرح واپسی پر اگر اَلْوداعی اور فراقِ مدینہ میں تڑپانے والا کلام پڑھا جائے اور حاجی باذوق اور پُرشوق ہو تو اس پر زیادہ اثر پڑے گا لیکن ایسے لوگ کم ہوتے ہیں کہ جو روتے ہوئے حج پر جائیں اور روتے ہوئے واپس آئیں۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رَسول کا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایک سے

www.dawateislami.net

ایک عشق و محبت بھرا انداز ہوتا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رکھے اور اس میں اِسْتِقامت نصیب فرمائے کہ یہ عشقِ رَسُول کے جام پلانے والا مَدَنی ماحول ہے۔

(اس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) میرا مشورہ ہے کہ آپ دعوتِ اسلامی کے آفیشل یوٹیوب پیج سے نعتیہ کلام حاصل کر لیجیے اور اپنے موبائل فون میں چند فولڈر بنا کر انہیں وہاں رکھ دیجیے اور پھر جب ہوائی جہاز میں سُوار ہوں تو ائیر فون لگا کر سُنیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ ذوق بڑھے گا۔ اسی طرح جب جدّہ شریف اُتر کر مکہ شریف جا رہے ہوں تو اس طرح کا کلام سُنیے "میں مکے میں پھر آ گیا یا الٰہی" ذوق میں اِضافہ ہو گا البتہ جب "لَبَّیْك" پڑھنا ہو تو "لَبَّیْك" پڑھا جائے کہ یہ مُحْرِم (اِحرام باندھنے والے) کا بہترین وَظیفہ ہے۔ ایک بار امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ عُمرہ کرنے تشریف لے جا رہے تھے تو میں ملاقات کے لیے ائیر پورٹ پہنچا، جب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ائیر پورٹ پہنچے اور گاڑی سے اُترے تو مجھے گاڑی سے اس نعت کی آواز آئی "مجھ کو دَرپیش ہے پھر مُبارَک سفر، قافلہ پھر مدینے کا تیار ہے" جس کے باعث گاڑی میں ذوق بڑھانے والی کیفیت تھی۔ (اس پر امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِرشاد فرمایا:) لوگ ائیر فون گانے سُننے کے لیے لگاتے ہیں تو نعتیں سُننے کے لیے ائیر فون لگانے سے شاید کسی کو بدگمانی ہو سکتی ہے کہ مولانا حج پر جاتے ہوئے بھی گانے سُن رہا ہے لہٰذا یہ حکمتِ عملی اپنائی جائے کہ شروع میں ائیر فون لگائے بغیر سُنیں تاکہ قریبی دو چار اَفراد تک نعت کی آواز پہنچ جائے اب شاید بدگمانی سے بچنے کی صورت بن جائے گی۔

حاجی صاحبان آزمائش کی صورت میں صبر کا ذہن کیسے بنائیں؟

سُوال: دیکھا گیا ہے کہ کھانا تاخیر سے ملنے یا طبیعت کے مُوافق نہ ہونے کی صورت میں حاجی صاحبان بے صبری کا مُظاہرہ کرتے ہیں اور اِنتظامیہ کو بُرا بھلا کہہ رہے ہوتے ہیں، آرام یا کھانے میں آزمائش کا سامنا ہونے کی صورت میں حاجی صاحبان صبر کا ذہن کیسے بنائیں؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سوال)

جواب: واقعی حج کے سفر میں آرام کے مَسائل تو ہوتے ہیں کہ ایک ہی کمرے میں بہت سے اَفراد رہتے ہیں اب ان میں سے کوئی دِن میں تو کوئی رات میں سوئے گا۔ کسی کو کم نیند آئے گی تو کسی کو زیادہ آرام چاہیے ہو گا۔ کوئی بار بار کھانس

www.dawateislami.net

کرتو کوئی زور دار خراٹے لے کر دوسروں کے لیے آزمائش بن رہا ہو گا، کوئی واش روم جائے گا تو دروازہ زور سے بند کرے گا۔وہاں ان سب مَسائل کا سامنا ہوتا ہے اور اس وقت سِوائے صبر کے کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ ظاہر ہے ہر آدمی اتنا Afford (برداشت) نہیں کر سکتا کہ اپنے لیے ہوٹل کا ایک مَخْصُوص کمرہ بُک کروائے جس میں صرف ایک دو اَفراد ہی رہیں لیکن جو پیسے والے ہوتے ہیں وہ ایسا کرتے ہیں تاکہ پُرسکون طریقے سے فریضۂ حج ادا کریں۔ اگر کوئی Afford (برداشت) کر سکتا ہے تو عبادت میں یکسوئی پانے کی نیت سے وہ الگ کمرہ بُک کروالے اس کا یہ خرچ کرنا حصولِ ثواب کا ذَریعہ ہو گا کیونکہ آرام ایک بنیادی ضَرورت ہے جس سے عبادت پر مدد ملتی ہے۔ اگر ایسا نہیں کرتے اور سب کے ساتھ رہتے ہیں تو مَسائل کا سامنا کرنا پڑے گا لہٰذا اپنے ساتھ صبر کا مٹکا رکھیں اور صبر کے جام بھر بھر کر پیتے رہیں، جہاں غُصہ آئے ایک جام پی لیں اور بس صبر کرتے جائیں اور اَجر کماتے جائیں۔ پختہ ذہن بنالیں کہ صبر کریں گے اور شیطان کے کسی بھی وسوسے سے نہیں گھبرائیں گے اور نہ کسی سے لڑائی کریں گے نہ کسی سے اس طرح کی بات کریں گے جو جھگڑے کا باعث ہو مَثَلاً ”بھائی دَروازہ تو آہستہ بند کرو لوگ سوئے ہوئے ہیں آپ کو خُدا کا خوف نہیں ہے۔“ ظاہر ہے جب اس طرح کسی کو بولیں گے تو بولنے والے کی آواز کی وجہ سے مزید ایک دو حاجی اور جاگ جائیں گے۔

سفرِ حج میں صبر اور آپس کی شکر رنجی سے بچنے کے مُتَعَلِّق راہ نمائی

سُوال: کس وقت کیا انداز اِختیار کریں جس کو صبر کرنا کہا جائے؟ نیز ایک کمرے میں رہنے والے حاجی صاحبان باہم شکر رنجی (ناراضگی) سے کیسے بچ سکتے ہیں؟

جواب: رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے مہینے کا ایک نام ”ماہِ صبر“ ہے یعنی صبر کا مہینا۔ کڑاکے کی بھوک لگ رہی ہے، شِدَّت کی پیاس ہے، زبان اور ہونٹ سوکھ رہے ہیں، پیٹ میں بل پڑ رہے ہیں اور کھانا پانی بھی موجود ہے اس کے باوجود روزے دار نہ کچھ کھاتا ہے نہ پیتا ہے اس کو صبر ہی تو کہتے ہیں۔ حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَهُمَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّ تَعْظِيْمًا کے سفر میں جب اس طرح کا کوئی مسئلہ ہو جائے تو کسی سے ذِکر نہ کریں کہ ”یہ لوگ کیوں اِس طرح کر رہے ہیں؟“ بس خود کو ان باتوں سے بچا کر رکھیں اور پُرسکون رہیں اِنْ شَآءَ اللّٰه فائدہ ہو گا۔ اگر آپ خود پُرسکون نہیں رہیں گے اور بے صبری کریں

www.dawateislami.net

گے تو بے صبری پیدا کرنے والے اَسباب بھی ختم نہیں ہوں گے مَثَلاً اگر کسی ایک نے کمرے کا دَروازہ زور سے بند کیا آپ اس کو لیکچر دیں گے، پھر دوسرے نے بند کیا اس کو لیکچر دیں گے پھر تیسرے نے کیا تو یوں کتنوں کو لیکچر دیں گے؟ ایک ایک کو روک ٹوک کرنے کے بجائے اس کا حل نکالنے کی کوشش کریں وہ اس طرح کہ آپ خود یا کوئی اور سنجیدہ شخص کمرے کے تمام حاجیوں کو جمع کرے اور مل کر کچھ اُصول طے کر لیں مَثَلاً "جب کمرے سے جائیں تو دَروازہ آہستہ بند کریں گے تاکہ سونے والوں کے آرام میں فرق نہ آئے یا یہ طے ہو جائے کہ کمرے والے تمام لوگ سونے جاگنے کے اوقات مُقَرَّر کر لیتے ہیں اور سب لوگ مل کر رات میں طواف کیا کریں گے۔ صبح روزہ رکھ کر ظہر تک سوئیں گے یا وقت ملا تو ظہر کے بعد بھی آرام کر لیں گے۔ نیز کمرے کی کھڑکیاں بند رکھنی ہیں یا کھلی؟ A.C چلانا ہے یا پنکھے؟ پھر A.C چلانا ہے تو کتنی دیر چلانا ہے؟ اس کے کھولنے بند کرنے کی ذِمَّہ داری کس کی ہو گی؟ یا جو سب سے آخر میں کمرے سے نکلے وہ A.C بند کر کے نکلے کہیں ایسا نہ ہو کہ سارا دِن A.C چلتا رہے اور کمرے میں کوئی نہ ہو۔" جب اس طرح ترکیب بنائیں گے تو کافی آسانی ہو جائے گی۔ اِسی طرح کھانے کے اوقات بھی مَخْصُوص کر لیں، اگر کسی کاروان کے ساتھ ہیں تو کھانے کے اوقات کے تعلق سے ان سے بھی مُشاورت کر لی جائے۔ اس کے باوجود یہ ذہن میں رکھیں کہ آپ سفر میں ہیں اور دَورانِ سفر بے ترتیبی کا اندیشہ رہتا ہے ورنہ کاروان والوں کو کیا ضَرورت ہے کہ خواہ مخواہ آپ کو پریشان کریں۔ بعض اوقات ٹریفک کی وجہ سے کھانے میں تاخیر ہو سکتی ہے لہٰذا جب کبھی ایسا ہو جائے تو انسان کو گلے شکوے کرنے کے بجائے حالات کے ساتھ صلح کر لینی چاہیے۔ ظاہر ہے کھانا لانے والا اپنے وقت پر ہی آئے گا آپ شور شرابا کر کے اپنا سکون ہی بَرباد کریں گے اور اگر خدا نخواستہ غیبتیں شروع کر دیں تو حرمِ مکہ میں ایک گناہ ایک لاکھ گناہوں کے برابر ہے۔(1)

سفرِ حج میں امیرِ اہلِ سُنَّت کے صبر کی جھلک

(رُکنِ شُوریٰ نے فرمایا:) امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سفرِ حج میں صبر کے حوالے سے جو ہماری تربیت فرمارہے

(1) ...... مراٰۃ المناجیح، ۱/۱۴۷ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

www.dawateislami.net

ہیں یہ بہت ضروری ہے۔ ہم نے ہوٹل میں مناظر دیکھے ہیں کہ کھانا لیٹ ہونے کی وجہ سے ٹھیک ٹھاک جھگڑا ہو رہا ہوتا ہے، حاجی اپنے کاروان والوں کو بُرا بھلا کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ”پیسے لیے ہیں وقت پر کھانا نہیں دے رہے، ہم پیکج کے پیسے نہیں دیں گے یا کلیم (دعویٰ) کریں گے وغیرہ وغیرہ“ حالانکہ ایسے موقع پر صبر کرنا چاہیے۔ مجھے گزشتہ سال (2018ء) میں امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ساتھ سفرِ حج کا ایک واقعہ یاد آ گیا ہے۔ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا روزہ تھا اور تقریباً ساڑھے سات بجے کے قریب روزہ اِفطار ہو گیا تھا لیکن جن اسلامی بھائیوں کو کھانا لانا تھا وہ ٹریفک میں کہیں پھنس گئے، ہمیں اِنتظار کرتے کرتے شاید رات کے ساڑھے 10 بج چکے تھے۔ اندازہ کیجیے کہ جس کا روزہ ہو اور مَکَّۃُ مُکَرَّمَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں گرمی شریف کی بھی حاضری ہو اور رات ساڑھے 10 بجے تک کھانا نہ کھایا ہو تو نقاہت کا کیا عالَم ہو گا۔ بہر حال جب اسلامی بھائی کھانا لے کر آئے تو بہت شرمندہ تھے کیونکہ ٹریفک میں پھنس جانے کی وجہ سے انہوں نے گاڑی کہیں دور کھڑی کر دی تھی اور پیدل کھانا لے کر آئے تھے۔ میں نوٹ کر رہا تھا کہ امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایسا ایک جملہ بھی اِرشاد نہیں فرمایا جس سے ناراضی کا اِظہار ہو بلکہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ آپ نے ان کو دِلاسا ہی دیا تھا جیسے کہ کچھ ہوا ہی نہیں، حالانکہ ہم دیکھ رہے تھے کہ اِفطار ہوئے تقریباً ساڑھے تین گھنٹے گزر چکے تھے۔ گویا سفرِ حج کے دَوران صبر کا عملی تربیتی اَنداز تھا۔ اللہ پاک اس پورے سفر میں ہم سب کو صبر نصیب فرمائے۔

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) جب وہ بے چارے پہلے ہی شرمندہ تھے تو دِلاسا دینے میں ہی عافیت ہے، انہوں نے جان بوجھ کر تو دیر نہیں کی ہو گی ورنہ شرمندہ کیوں ہوتے؟ پھر جان بوجھ کر تاخیر کرنے کا وہاں کوئی تَصَوُّر بن بھی نہیں رہا۔ سفر میں یہ سب ہو جاتا ہے لہٰذا دیر سویر ہو جائے تو ہڑ اہڑی نہیں کرنی چاہیے ورنہ دِل آزاریاں اور دِیگر گناہ صادِر ہوتے رہیں گے اور بندے کو اِحساس بھی نہیں ہو گا، ایسے موقع پر نرمی اور پیار ہی کا اِظہار کرنا چاہیے۔ ہاں! اگر کوئی لیٹ آنے کا عادی ہو تو یہ ایک الگ صورت ہے اس کو پیار محبت سے سمجھانا چاہیے۔ بہر حال سفرِ حج میں بہت زیادہ نرمی کی ضرورت ہے کیونکہ وہاں زیادہ غُصہ آتا ہے اور قدم قدم پر بَخْشِشوں کی سوغات بٹ رہی ہوتی ہے تو شیطان یہ سوغات لینے نہیں دیتا اور غُصہ دِلا کر لڑوا دیتا ہے۔

www.dawateislami.net

حجاجِ کرام کرائے پر لی گئی اَملاک کی حفاظت کریں

سُوال: کمرے والے A.C اِس وجہ سے بھی چلتا چھوڑ جاتے ہیں کہ ہم نے کون سا بِل بھرنا ہے، اچھا ہے جب واپس آئیں گے تو کمرہ ٹھنڈا ملے گا، ایسا کرنا کیسا؟ (رُکنِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اَستَغْفِرُ الله! ایسا کرنا دُرُست نہیں ہے۔ اگر آپ کا اپنا مال بھی ہو اس کو اُٹھا کر دریا میں ڈال دیا تو مال ضائع کرنے کا گناہ ہوگا۔[1] مال ضائع نہیں کر سکتے چاہے اپنا ہو یا کسی اور کا۔ جو عمارت آپ نے کرائے پر لی ہے عُرف سے ہٹ کر اس کی کسی بھی چیز کا اِستعمال نہیں کر سکتے حتّٰی کہ اس کے دَروازے اور دیواریں بھی عُرف سے ہٹ کر اِستِعمال کرنے کی اِجازت نہیں ورنہ نقصان کی صورت میں تلافی کرنی ہو گی۔ ایک بار عزیزیہ میں ہمارے قافلے کے کچھ شُرکا نے پَردوں کے نازک کُنڈوں پر اپنے بیگ لٹکا دیئے تھے۔ کُنڈے وزن کی وجہ سے نیچے آگئے، پھر کمرے میں ہوٹل والوں نے بڑا خوبصورت سا قالین بچھایا ہوا تھا ہمارے ایک شریکِ قافلہ نے اس پر کھانے کا پتیلا رکھ دیا جس کی وجہ سے اس پر کالا دَھبا پڑ گیا، جب ہوٹل والے کو اس کی اِطلاع دی تو وہ بہت ناراض ہوا لیکن پھر اس کو دھلائی کے پیسے دے کر راضی کیا۔ یہ سب عُرف سے ہٹ کر چیزوں کو اِستعمال کرنے کی وجہ سے ہوا تھا کیونکہ اپنے گھروں میں قالین پر کوئی بھی کھانے کے پتیلے نہیں رکھتا کیونکہ قالین چکناہٹ کی وجہ سے خراب ہو جاتا ہے تو دوسروں کی چیزوں میں بھی یہ اِحتیاط کرنی چاہیے۔ بہر حال مالک کی کسی چیز کو عُرف سے ہٹ کر اِستِعمال کر کے نقصان پہنچایا اگرچہ اس کو معلوم نہ ہو پھر بھی یہ گناہ کا باعث ہو سکتا ہے۔ اسی وجہ سے ہمارے چل مدینہ کے قافلے کی یہ ترکیب ہوتی تھی کہ ہم ہوٹل کی چیزیں اِستِعمال کرنے میں بہت اِحتیاط کرتے تھے لیکن لوگ زیادہ ہوں تو کوئی نہ کوئی بے اِحتیاطی ہو ہی جاتی ہے۔ ایسے میں اگر کچھ نہ کچھ عربی آتی ہو تو جاتے جاتے مکان یا ہوٹل کے مالک سے مُعافی تلافی کر لینی چاہیے، نیز اگر کچھ ٹوٹ پھوٹ ہو گئی ہو تو اس کا مُعاوضہ ادا کر دینا چاہیے۔ یہ سوچ کر کسی بھی قسم کی توڑ پھوڑ نہیں کر سکتے کہ ہم بعد میں Compensation (تلافی) کر دیں گے۔ قانونی اِعتبار سے بھی مالک کی اِجازت کے بغیر عُرف سے ہٹ کر اس کی چیز اِستعمال نہیں کر سکتے مگر جو غَلَطی سے ہو گیا اس کی

---

[1] ...... تبیین الحقائق، کتاب الصلاۃ، باب التیمم، ۱/۱۲۷ ماخوذاً دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

بات الگ ہے جیسا کہ ہمارے شُرکائے قافلہ سے پردے کا کُنڈا ٹوٹ گیا کیونکہ اس طرف توجہ نہیں گئی کہ بیگ کے زور سے کُنڈا ٹوٹ جائے گا۔ بعض لوگ ہوٹل وغیرہ کی چیزیں بڑی بے دردی سے اِستِعمال کرتے ہیں اور جب کسی قِسم کا نقصان ہو جائے تو چپکے سے بھاگ جاتے ہیں حالانکہ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ نقصان ہونے کی صورت میں مالِک سے نرمی کے ساتھ مُعافی تلافی کر لی جائے۔ اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ جس نے نقصان کیا ہے اس کا ذِکر ہی نہ کیا جائے کیونکہ اس بے چارے کو شرمندگی ہو گی، مالِک کو یہ بولنا کافی ہے کہ ہم سے یہ نقصان ہو گیا ہے اس کی Compensation(تلافی) بتادیجیے کتنی ہو گی؟ ہم ادا کر دیتے ہیں۔ یوں مالِک کے دِل میں جگہ بنے گی کہ یہ حاجی اچھے لوگ ہیں ورنہ پچھلی بار والے تو یہ یہ نقصان کر کے چپکے سے چلتے بنے تھے۔ بہر حال اپنی طرف سے یہی کوشش ہونی چاہیے کہ ذرہ بھر بھی نقصان نہ ہو اور اگر ہو گیا تو اب تلافی کی جائے کیونکہ حُقُوقُ الْعِباد کا مُعاملہ بہت سخت ہے۔ جب حاجی ان چیزوں کی رعایت کرتے ہوئے چلے گا تو اس کو اِنْ شَآءَ الله حَجِّ مَبْرُور (مقبول) کی سعادت ملے گی۔

حُجاجِ کِرام کا ایک دوسرے کی چیزیں اِستِعمال کرنا

سُوال: حُجاجِ کِرام بِلا تکلف دوسروں کی چیزیں اِستِعمال کرتے ہیں، اس میں کوئی حرج تو نہیں؟ (1)

جواب: حُجاجِ کِرام کی چیزیں بدل جاتی ہوں گی، لوگ ایک دوسرے کی چیزیں رکھ لیتے ہوں گے، بغیر پوچھے لے لیتے ہوں گے اور جس کی چیز ہو گی وہ آزمائش میں آجاتا ہو گا۔ حُجاجِ کِرام کو ایک دوسرے کی چیزیں اِستِعمال نہیں کرنی چاہئیں، البتہ اگر گہرے دوست ہیں اور آپس میں ایسے تعلقات ہیں کہ ایک دوسرے کی چیزیں اِستِعمال کرتے رہتے ہیں تو الگ بات ہے اس میں حرج نہیں لیکن آج کل تو ہر ایک کو دوست کہا جا رہا ہوتا ہے۔ عام طور پر جو پکے دوست ہوتے ہیں ان میں میرا تیرا نہیں ہوتا ایک دوسرے کی چیزوں کا اِستِعمال بِلا تکلف کرتے ہیں۔ ایسے دوستوں کے عِلاوہ جو عام دوست ہوتے ہیں ان کی چیزیں بغیر پوچھے اِستِعمال نہ کی جائیں۔ یہ سوچ کر بھی اِستِعمال نہ کی جائیں کہ اسے بُرا نہیں لگے گا۔ ممکن ہے وہ دیکھ کر مسکرائے مگر اندر ہی اندر کہے کہ اس نے تو میری چیز اِستِعمال کر کے داغِ دِل دے دیا ہے یا دِل پر دھبا لگا دیا

(1) ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

ہے لہٰذا اس سے بھی بچا جائے اور اس معاملے میں بہت زیادہ اِحتیاط کی جائے۔

تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد کے نوافِل کا مسئلہ

سُوال: مسجد میں داخل ہونے کے بعد جو تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد کے دو نفل ادا کرتے ہیں کیا یہ نفل فوراً پڑھنا ہوتے ہیں یا کچھ دیر بیٹھنے کے بعد بھی پڑھے جا سکتے ہیں، نیز اگر گھر سے وُضو کر کے نہیں گئے اور مسجد میں ہی وُضو کیا تو کیا اب تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد ادا کر سکتے ہیں؟ (Facebook کے ذَریعے سُوال)

جواب: تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد کے نوافِل بیٹھنے سے پہلے پڑھنا بہتر ہے جبکہ مکروہ وقت نہ ہو۔ اگر وُضو نہیں کیا ہوا یا کسی اور وجہ سے نوافِل نہیں پڑھ سکتا جیسے مکروہ وقت ہے تو چار بار سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَر کہہ لے کہ یہ تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد کے قائم مقام ہو جائے گا۔[1] اس کے اور بھی مَسائل ہیں جنہیں پڑھنے کے لیے بہارِ شریعت کا چوتھا حصہ مُلاحظہ کیجیے۔

غَمِ مدینہ کس طرح نصیب ہو؟

سُوال: غَمِ مدینہ کس طرح نصیب ہو؟ غَمِ مدینہ کی دُعا بھی فرما دیجیے۔

جواب: کاش! ہم سب کو غَمِ مدینہ مل جائے۔ جو مدینے سے دور ہیں اور مدینہ نہیں دیکھا یا دیکھا ہے مگر جُدا ہو گئے ہیں ایسے لوگوں میں سے بعض پر غم کی کیفیات ہوتی ہیں اور بعض پر نہیں ہوتیں۔ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے پاس اَسباب ہوتے ہیں پھر بھی حج نہیں کرتے نہ مدینے کی حاضری کی کوشش کرتے ہیں۔ بہر حال مدینے کا غم یعنی یہ تڑپ کہ میں بھی مدینے جاؤں، یا مدینے کی جُدائی میں دِل کا بے قرار اور بے تاب ہونا اور بار بار مدینے جانے کی خواہش ہونا یہ سب غم ہی کی کیفیات ہیں۔ یہ کیفیات پیدا کرنے کے لیے ان خوش نصیب عاشقانِ رَسُول کی صحبت میں بیٹھنا ہو گا جن کو غَمِ مدینہ نصیب ہوا ہے کیونکہ یہ لوگ گاہ بہ گاہ (کبھی کبھی) مدینے کی باتیں کریں گے اور مَخْصُوص کیفیات کا ان سے صُدُور ہوتا رہے گا جو غَمِ مدینہ کی کیفیت پیدا کرنے میں بے حد مفید ہے۔ اس کے علاوہ مدینے شریف کے فضائل اور زائرینِ مدینہ

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۶۷۴-۶۷۵، حصہ: ۴ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

کی حِکایات کا مُطالعہ کیا جائے، اس کے لیے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کتاب "عاشقانِ رَسول کی 130 حکایات" پڑھیے کہ یہ کتاب غَمِ مدینہ پیدا کرنے کے لیے لاجواب ہے۔ عاشقانِ رَسُول کے دِلوں میں غمِ مدینہ پیدا کرنے والی ایسی کتاب اُردو زبان میں شاید ہی پہلے کبھی شائع ہوئی ہو۔ اس میں کیا ہے؟ یہ تو اس کتاب کا مُطالعہ کرنے کے بعد ہی پتا چلے گا۔ حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی حاضری کا اِرادہ رکھنے والے بار بار اِس کتاب کا مُطالعہ کریں گویا اس کو گھول کر پی لیں اور پھر سفر کریں تو اس کتاب کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ جو تڑپ اور ذوق پیدا ہو گا وہ دیدنی ہو گا۔ تمام حجاجِ کِرام سفرِ حج سے پہلے اس کتاب کا مُطالعہ فرمالیں، وہاں جا کر بھی اسے پڑھ سکتے ہیں مگر پہلے پڑھنا زیادہ مفید ہے کہ اس طرح طلب میں بھی اضافہ ہو گا اور ذوق بھی بڑھے گا۔ پھر اس میں مکے مدینے کی زیارتوں کے نام سے بہت ہی اَہم عنوان شامل کیا گیا ہے جو مفید راہ نما ثابت ہو گا۔

اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا مزار شریف کہاں ہے؟

سُوال: اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا مزار شریف کہاں واقع ہے؟

جواب: مکہ شریف سے باہر نوار یہ ایک مقام ہے جو مدینہ روڈ پر ہے یعنی مدینہ شریف جاتے ہوئے بائیں ہاتھ پر آتا ہے ہم نے اس کی نشانی یہ رکھی تھی کہ مکہ شریف سے اس طرف جاتے ہوئے میلوں تک اسٹریٹ لائٹ یعنی روڈ لائٹ جلتی رہتی ہیں پھر یہ روڈ لائٹ ختم ہو جاتی ہیں یہاں پر اُلٹے ہاتھ کی طرف کچھ دیر کے بعد اس مقام پر ایک چار دیواری آئے گی وہاں لائٹنگ کا کوئی اِنتظام نہیں ہے مگر نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نور یافتہ زوجۂ محترمہ اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اس چار دیواری کے اندر تشریف فرما ہیں وہ ان کا مزار شریف ہے۔ وہاں کوئی بورڈ وغیرہ نہیں لگا ہوا نہ کوئی چھت ہے نہ کوئی بتی ہے نہ کسی قِسم کی علامت ہے۔ مگر سینہ بہ سینہ یہ بات چلی آئی ہے کہ یہی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا مزار شریف ہے اور تاریخ بھی یہی بتاتی ہے کہ یہاں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا اِنتقال ہوا تھا۔[1] مدینہ شریف جاتے ہوئے بس والا تو شاید نہیں روکے گا لہٰذا بس میں سے ہی سلام عرض کر دیجیے۔ البتہ مکہ شریف میں اگر کوئی جاننے والا مل گیا تو

1 ...... عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۲۴۵ ماخوذاً مکتبۃ المدینہ کراچی۔

www.dawateislami.net

ہو سکتا ہے وہ آپ کو وہاں گاڑی میں بٹھا کر لے جائے اور حاضِری کی ترکیب بن جائے۔ اس مزار شریف پر بھی حاضِری دینی چاہیے کہ ہماری امی جان کا مزار شریف ہے۔

کیا حج کی دعوت کرنا ضَروری ہے؟

سُوال: کیا حج کرنے کے بعد دعوت کرنا ضَروری ہے؟ (Facebook کے ذَریعے سُوال)

جواب: نہ حج سے پہلے دعوت کرنا ضَروری ہے اور نہ حج کے بعد۔ ہاں! اگر کوئی دوست اَحباب یا رِشتہ دار خوش دِلی کے ساتھ دعوت کرتے ہیں یعنی دعوت نہ کرنے کی وجہ سے کسی قسم کا شر، فساد اور لڑائی جھگڑا نہیں ہو گا تو دعوت کرنا اچھی بات ہے کہ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ خاندانوں میں اِس طرح کے رواج ہوتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔ ویسے بھی مسلمانوں کو کھانا کھلانا ثواب ہے چاہے غریب کو کھلائیں یا مالدار کو۔[1]

اٹیچ باتھ میں دُعا یا دُرُود پڑھنا کیسا؟

سُوال: کیا واش روم میں ہاتھ دھوتے وقت دُعا یا دُرُودِ پاک پڑھ سکتے ہیں؟ (کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: اٹیچ باتھ یعنی جہاں حمام کے ساتھ ہی W.C نظر آ رہا ہوتا ہے اس جگہ کچھ بھی نہیں پڑھ سکتے۔ وُضو بھی کریں گے تو کچھ نہیں پڑھیں گے لہٰذا وُضو سے پہلے بِسْمِ الله شریف یا جو بھی پڑھنا ہے باہر ہی پڑھ لیں پھر اندر جا کر چُپ چاپ وُضو کریں۔

کیا اَولاد والِد کے پیر ہی کی مُرید ہو سکتی ہے؟

سُوال: اگر والِد کسی پیر صاحب کے مُرید ہیں تو کیا بچے بھی ان ہی کے مُرید ہوں گے یا بچوں کو اِختیار ہے جس کے چاہیں مُرید بن جائیں؟ (ایک گوٹھ کے یونین کونسلر کا سُوال)

جواب: اگر والِد صاحب کے پیر صاحب پر بیٹے کا دِل مُطمئن ہوتا ہے تو بیشک ان ہی کا مُرید ہو جائے کہ اس طرح والِد صاحب کو بھی خوشی ہو گی ورنہ اَولاد آزاد ہے وہ اپنی مرضی سے کسی بھی جامع شرائط پیر کی مُرید بن سکتی ہے۔ چونکہ یہ

---

[1] مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلاۃ، باب المساجد و مواضع الصلاۃ، الفصل الثانی، ۲/۴۳۲، تحت الحدیث: ۷۲۶ ماخوذاً دار الفکر بیروت۔

www.dawateislami.net

ایک جائز عمل ہے لہٰذا والِد صاحب کو بھی چاہیے کہ اس پر ناراضی کا اِظہار نہ کریں۔

دَورانِ نماز ٹرین چل پڑے تو کیا کریں؟

سُوال: اگر کوئی شخص ٹرین میں سفر کر رہا ہو۔ ٹرین اسٹیشن پر رُکے اور وہ نماز پڑھنے لگے اتنے میں ٹرین چل پڑے تو اس صورت میں وہ نماز توڑ دے یا مکمل کرے؟

جواب: اگر ٹرین نکل جائے گی تو نماز توڑنی ہوگی ورنہ بچھڑ گیا تو تکلیف میں آجائے گا۔ نیز اس بات کا خیال بھی رکھے کہ چلتی ٹرین میں چڑھنا خطرناک ہوتا ہے کیونکہ چلتی ٹرین میں چڑھتے وقت پاؤں پھسل گیا اور یہ اندر چلا گیا تو بچنا مشکل ہو جائے گا لہٰذا جیسے ہی سیٹی بجے تو ٹرین کے چلنے سے پہلے پہلے نماز توڑ کر اس پر چڑھ جانا چاہیے۔

بھائیوں کو رَقم کی ضَرورت ہو تو دے دینی چاہیے

سُوال: میں U.K میں ہوتا ہوں، میرے چار پانچ بھائی پاکستان میں ہیں اور سارے کمانے والے ہیں مگر پھر بھی مجھ سے پیسے بھیجنے کا کہتے ہیں، ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟ (U.K سے آئے ہوئے ایک اسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: آپ کے بھائی آپ سے پیسے بھیجنے کا کہتے ہیں اور آپ کے اپنے بھائیوں سے اچھے تعلقات ہیں اور وہ سگے بھائی ہیں تو ان کو بولنے کی نوبت ہی کیوں آتی ہے؟ اگر آپ U.K میں زیادہ کماتے ہیں تو خود ہی پیسے بھیج دیا کریں۔ ہاں! بعض اوقات بندہ U.K میں تو ہوتا ہے مگر ہوتا کنگلا ہے اور پاکستان والے اس سے زیادہ کما رہے ہوتے ہیں۔ بہر حال بھائیوں کو پیسے دے دینے چاہئیں اس سے محبت بڑھتی ہے ان کو مانگنے کی نوبت نہیں آنی چاہیے کہ خواہ مخواہ شرمندہ ہوں گے۔ اب آپ نے اپنے بھائیوں کو کہنا ہے کہ میں شرمندہ ہوں آپ کو پیسے مانگنا پڑے آئندہ سال اِنْ شَآءَ اللہ میں خود ہی پیسے بھیج دوں گا۔ ہاں! اگر پیسے نہ بھیجنے کی کوئی معقول وجہ ہو تو وہ الگ بات ہے۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	اَدب کی اہمیت	13
سامنے سے کالی بلی گزر جائے تو کیا کرنا چاہیے؟	1	سنہری جالیوں کی طرف پیٹھ نہ کیجیے	13
13 کے عدد کے بارے میں لوگوں کے غَلَط خیالات	2	کیا حاجی کو عشق و محبت والی کیفیات بنانی چاہئیں؟	15
آج کل عورتوں کے ساتھ جِنّات کے مُعاملات اتنے زیادہ کیوں؟	3	سامان جتنا کم ہوتا ہے اتنا ہی بندہ آسان رہتا ہے	16
کیا خود کُشی کر لینے سے جان چُھوٹ جاتی ہے؟	3	خوش اِلحان نعت خواں کی آواز دِل پر زیادہ چوٹ کرتی ہے	17
خود کُشی کرنے والے کے لیے دُعائے مَغْفِرَت کرنا کیسا؟	5	حاجی صاحبان آزمائش کی صورت میں صبر کا ذہن کیسے بنائیں؟	18
نومَولُود کے کان میں اَذان دینے اور عقیقہ کرنے کا وقت	5	سفرِ حج میں صبر اور آپس کی شکر رنجی سے بچنے کے متعلق راہ نمائی	19
چشمے کی مچھلی کا شرعی حکم	6	سفرِ حج میں امیرِ اہلِ سُنَّت کے صبر کی جھلک	20
قربانی کے جانور کے گلے میں گھنٹی اور پاؤں میں گھنگرو باندھنے کا حکم	6	حُجاجِ کِرام کرائے پر لی گئی املاک کی حفاظت کریں	22
جانوروں کے گلے میں گھنٹی اور پاؤں میں گھنگرو باندھنے کے فَوائد	7	حُجاجِ کِرام کا ایک دوسرے کی چیزیں اِسْتِعمال کرنا	23
کم عمر فربہ جانور کی قربانی کا حکم	7	تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد کے نوافل کا مسئلہ	24
دوسرے کی طرف سے قربانی کا حکم	8	غمِ مدینہ کس طرح نصیب ہو؟	24
جتنے اَفراد پر قربانی واجِب ہو ان سب کو قربانی کرنا ہو گی	8	اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سَیِّدَتنا میمونہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا مزار شریف کہاں ہے؟	25
بنو ہاشم سے مُراد کون لوگ ہیں؟	8	کیا حج کی دعوت کرنا ضَروری ہے؟	26
”آبِ زَم زَم“ کہنے کی وجہ	9	اٹیچ باتھ میں دُعا یا دُرُود پڑھنا کیسا؟	26
حج میں حُقُوقُ الْعِبَاد مُعاف ہونے کا مطلب	10	کیا اَولاد والِد کے پیر ہی کی مُرید ہو سکتی ہے؟	26
حُجاجِ کِرام دوسروں کے حُقُوق کا خیال رکھیں	11	دَورانِ نماز ٹرین چل پڑے تو کیا کریں؟	27
اپنی اَشیاء کی حفاظت کے لیے ان پر نشانی لگا لیجیے	12	بھائیوں کو رَقم کی ضَرورت ہو تو دے دینی چاہیے	27
مُقَدَّس چیزوں کے نشان مَت بنائیے	12	❁❁❁	❁

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "**فکرِ مدینہ**" کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مَدَنی اِنعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل

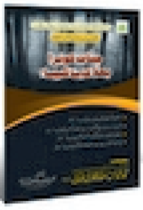

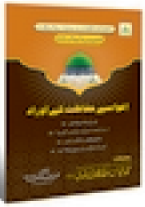

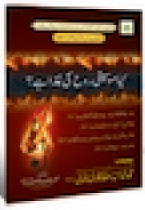

DAWAT-E-ISLAMI

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net